بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ [illegible]

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم پنجشنبہ

جلد ۳۲ | ۲۸ ماہ تبوک ۱۳۲۳ ہش | ۱۰ شوال ۱۳۶۳ھ | ۲۸ ستمبر ۱۹۴۴ء | نمبر ۲۲۷

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۲۶ ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۲½ بجے بعد دوپہر بذریعہ فون یہ ڈاکٹری اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ثم الحمد للہ

قادیان ۲۷ ماہ تبوک۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو آج ایگزیما کی تکلیف کچھ زیادہ رہی۔ اور رات بھی کچھ بے چینی میں گذری۔ مگر درد وغیرہ میں خدا کے فضل سے افاقہ ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں

صاحبزادی امۃ الوکیل سلمہا اللہ تعالیٰ کے متعلق لاہور سے یہ اطلاع پہنچی ہے۔ کہ ان کی حالت میں کسی قدر افاقہ ہے۔ مگر ابھی کرنیل بھروچہ نے اطمینان کا اظہار نہیں کیا۔ احباب دعائیں جاری رکھیں۔

سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ آج شام کی گاڑی سے صاحبزادی امۃ الوکیل کو دیکھنے کے لئے لاہور تشریف لے گئی ہیں۔ صاحبزادی سیدہ امۃ القیوم بیگم صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب جو کچھ عرصہ سے یہاں ...

روزنامہ الفضل قادیان ۱۰ شوال ۱۳۶۳ھ

مولوی محمد علی صاحب ایک منکر اسلام کو بھی مسلمان بلکہ مسلمانوں سے بہتر مسلمان سمجھتے ہیں

مولوی محمد علی صاحب کی طرح ہم بے بنیاد الزام لگانے اور بغیر ثبوت پیش کئے کوئی مطالبہ کرنے کے عادی نہیں۔ ہم پہلے ثبوت پیش کرتے ہیں۔ اور بعد میں اپنا مطالبہ سامنے رکھتے ہیں۔ مگر افسوس کہ مولوی صاحب پھر بھی جواب نہیں دیتے۔ ذیل میں ایک نہایت اہم مطالبہ پیش کر کے گزارش ہے۔ کہ مولوی صاحب اس کی طرف ضرور توجہ فرمائیں۔

مولوی محمد یعقوب خان صاحب مولوی محمد علی صاحب کے ہمزلف ان کے انگریزی اخبار "لائٹ" کے ایڈیٹر اور ان کے خاص معتقدین میں سے ہیں۔ حال ہی میں مولوی صاحب نے ان کی مدح وستائش میں ایک ایسا قصیدہ تصنیف فرمایا ہے۔ جو ساری عمر شائد ہی کسی اور کے متعلق تصنیف کیا ہو۔ چنانچہ اول تو مولوی محمد یعقوب خان صاحب کو ان ستونوں میں سے ایک ستون قرار دیا۔ جن پر بیعت کی چھت کھڑی ہے۔ پھر کچھ اور نام لینے کے بعد ان کے متعلق کہا "ان کے عوض کوئی مجھے ہزار آدمی بھی دے۔ تو میں لینے کو تیار نہیں۔" پھر اسے بھی کافی نہ سمجھتے ہوئے کہا "مولوی یعقوب خان صاحب یہ ایک جماعت کا حکم رکھتے ہیں" (پیغام ۳ مئی ۱۹۴۴ء) اس کے بعد بھی ان کی تعریف میں بہت کچھ کہا۔ مگر جو کچھ اوپر نقل کیا گیا ہے یہی اس بات کا اندازہ لگانے کے لئے کافی ہے کہ مولوی محمد یعقوب خان صاحب کی مولوی محمد علی صاحب کی نظر میں کتنی قدر و منزلت ہے۔ انہیں کتنا بڑا درجہ دیتے ہیں۔ اور ان کے خیالات و آراء کو کس قدر مستند اور باوقعت سمجھتے ہیں۔

جس شخص کی مولوی محمد علی صاحب کی نگاہ میں یہ حیثیت اور یہ پوزیشن حاصل ہے اس نے جب اپنے ذاتی اخبار میں نہیں بلکہ انجمن کے اخبار میں اور اس انجمن کے اخبار میں جس کی صدارت پر مولوی محمد علی صاحب نے عین حیات کے لئے قبضہ جما رکھا ہے۔ یہ لکھا۔ کہ

(۱) "مسٹر داس ان (عام مسلمانوں) کی نگاہ میں مسلمان نہ ہوں۔ خدا کی نگاہ میں ضرور وہ مسلمان تھے۔"

(۲) "ہندوستان کا ایک بڑا مسلمان (مسٹر سی۔ آر داس) اٹھ گیا۔"

(۳) "کاش کہ کروڑہا برائے نام مسلمان داس کی سی اسلامی شخصیت رکھنے کا فخر حاصل کر سکتے۔"

تو گویا مولوی محمد علی صاحب کے خیالات کی ترجمانی کی۔ اور جب مولوی صاحب نے ان کے خلاف ایک لفظ بھی نہ کہہ کر ان سے کامل اتفاق کا اظہار کیا۔ بلکہ پیغام ۱۴ اکتوبر ۱۹۲۵ء میں یہ شائع کرا دیا۔ کہ "ہمارے اور ایڈیٹر "لائٹ" کے عقائد میں کوئی فرق نہیں"۔ تو ثابت ہو گیا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب خود بھی مسٹر سی آر داس کو نہ صرف اپنی نگاہ میں بلکہ خدا کی نگاہ میں بھی یقینی طور پر مسلمان سمجھتے ہیں (۲) پھر کوئی معمولی اور عام مسلمان نہیں بلکہ "ہندوستان کا ایک بہت بڑا مسلمان" قرار دے چکے ہیں۔ اور (۳) یہی نہیں بلکہ مولوی محمد علی صاحب مسٹر سی آر داس کے مقابلہ میں کروڑہا مسلمانوں کو "برائے نام مسلمان" خیال کرتے۔ اور ان کے متعلق یہ لکھتے ہیں۔ کہ "کاش وہ داس کی سی اسلامی شخصیت رکھنے کا فخر حاصل کر سکتے۔"

اس کے مقابلہ میں مولوی صاحب یہ بھی خوب اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ مسٹر سی آر داس نے ساری عمر نہ تو اسلام کی پیشکردہ وحدانیت کو تسلیم کیا۔ نہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا اعتراف کیا۔ اور نہ کبھی کلمہ پڑھا۔ پھر انہیں مولوی صاحب نے مسلمان بہت بڑا مسلمان اور کروڑوں مسلمانوں سے بہتر مسلمان کس بناء پر قرار دے دیا۔ کیا ان کے نزدیک مسلمان بننے کے لئے زبان پر کلمہ کے الفاظ لانے کی بھی ضرورت باقی نہیں رہی۔ اور کلمہ پڑھے بغیر بھی کوئی مسلمان بن سکتا ہے۔

کس قدر حیرت اور تعجب کا مقام ہے کہ مولوی صاحب اپیچ پیچ کے ساتھ جماعت احمدیہ پر جب یہ سراسر جھوٹا بہتان تھوپتے ہیں۔ کہ "قادیان والوں نے کلمہ طیبہ کو منسوخ کر دیا ہے"۔ تو اس کے ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ "آنحضرت صلعم کی تشریف آوری کے بعد آج تیرہ سو سال تک لوگ یونہی مسلمان ہوتے رہے۔ کہ کلمہ پڑھا اور داخل اسلام ہو گئے۔" (پیغام صلح ۲۶ جولائی ۱۹۴۴ء)

لیکن جب خود کسی کو مسلمان اور کسی کو کافر بنانے لگتے ہیں۔ تو پھر مسلمان بننے کے لئے کلمہ پڑھنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ اور کلمہ پڑھنے والوں کو بھی کافر بنا دیتے ہیں۔ بلکہ کلمہ نہ پڑھنے والے کو کروڑوں کلمہ پڑھنے والوں سے بہتر اور پکا مسلمان قرار دیتے ہیں۔ پس جب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھی یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ مسلمان بننے کے لئے کلمہ پڑھنے کی ضرورت ہی نہیں۔ اور اسی وجہ سے انہوں نے مسٹر سی۔ آر۔ داس کو پکا اور عام مسلمانوں سے بہتر مسلمان قرار دیا۔ تو بغیر کسی تاویل کے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی۔ کہ انہوں نے کلمہ طیبہ کو نہ صرف منسوخ کر دیا ہے۔ بلکہ اسے نعوذ باللہ حرف غلط کی طرح مٹا دینے کے درپے ہیں۔ کیونکہ ان کے نزدیک کلمہ پڑھے بغیر بھی ایک شخص مسلمان ہو سکتا۔ بلکہ کلمہ پڑھنے والوں سے بہتر مسلمان ہو سکتا ہے۔ اور جن لوگوں کا اپنا یہ عقیدہ ہو۔ وہ دوسروں کو کلمہ پڑھا کر کیا مسلمان بنائیں گے۔ وہ خود مسلمان کہلانے کے لئے بھی کلمہ پڑھنے کی ضرورت نہیں سمجھیں گے۔

ان حالات میں ہم مولوی محمد علی صاحب سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ جب ان کے نزدیک کلمہ کی کوئی وقعت ہی نہیں۔ اور مسلمان بننے کے لئے وہ کلمہ پڑھنے کی ضرورت ہی نہیں سمجھتے۔ اور اس کے پڑھے بغیر ایک شخص مسلمان ہو سکتا ہے تو پھر وہ ہم سے یہ مطالبہ کس مونہہ سے کرتے ہیں کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"صرف یہ اعلان کر دیں۔ کہ اب ہمارا یہ عقیدہ ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب پر ایمان لائے بغیر صرف کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے اقرار سے ایک شخص داخل اسلام ہو جاتا ہے۔ اس سے میرا اور ان کا مقابلہ ختم ہو جاتا ہے۔ نہ مباحثہ کی ضرورت باقی رہتی ہے۔ نہ مباہلہ کی۔"

ہم تو اسلام کی تعلیم کے ماتحت یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ مسلمان بننے کے لئے تمام انبیاء پر ایمان لانا ضروری ہے۔ صرف منہ سے کلمہ کے الفاظ دوہرا دینے کافی نہیں۔ پھر یہ کیونکر کہہ سکتے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان ہو سکتا ہے۔ ہاں مولوی صاحب اگر یہ اعلان کر دیں۔ کہ مسٹر سی۔ آر۔ داس باوجود اس کے کہ انہوں نے کبھی کلمہ نہیں پڑھا تھا۔ ایسے ہی مسلمان تھے۔ جیسے خود مولوی صاحب اور ان کے ساتھی ہیں۔ اور اس حالت میں وہ اور مسٹر داس کروڑوں مسلمانوں سے بہتر مسلمان ہیں۔ تو پھر ہم انہیں اس بارے میں مخاطب کرنا چھوڑ دیں گے۔

سلسلہ کی ذمہ واری دوسرے نمبر پر نہیں بلکہ پہلے نمبر پر ہے

"اگر آپ کے اخراجات کی زیادتی آپ کے لئے مانع ہے۔ تو یاد رکھیں۔ اخراجات کی زیادتی کی ذمہ داری زیادہ تر آپ ہی پر ہے۔ سلسلہ کی ذمہ واری دوسرے نمبر پر نہیں بلکہ پہلے نمبر پر ہے۔"

اگر آپ نے اب تک تحریک جدید کا چندہ ادا نہیں کیا۔ تو آپ یاد رکھیں۔ کہ اب صرف دو ماہ اکتوبر و نومبر رہ گئے ہیں۔ جن میں آپ نے نہ صرف سال دہم کا چندہ ادا کرنا ہے۔ بلکہ اگر آپ کے ذمہ گذشتہ سالوں کا بقایا ہے۔ تو وہ بھی ادا کرنا ہے۔ کیونکہ پانچ ہزاری فہرست میں ان کے نام ہی آ سکیں گے۔ جو نومبر ۱۹۴۴ء تک دس سال کا چندہ ادا کر چکے ہوں گے۔ پس اس فرض کو آپ دوسرے نمبر پر نہ سمجھیں۔ بلکہ پہلے نمبر پر سمجھ کر جلد تر ادا کرنے کی کوشش کریں۔ (خاکسار برکت علی خاں فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

پریذیڈنٹ صاحبان کے لئے ضروری اعلان

پریذیڈنٹ صاحبان مجھے اس بات سے مطلع فرما کر ممنون فرماویں۔ کہ ان کی جماعت سے کس قدر احمدی نوجوان احمدیہ کمپنی میں یا کسی اور کمپنی میں بھرتی ہو کر گئے ہیں۔ انکی فہرستیں مندرجہ ذیل نمونہ سے بنائیں۔ بعد تکمیل مجھے اطلاع دیں۔ کیونکہ ان کا ریکارڈ رکھنا ایک نہایت ضروری امر ہے۔

بھرتی شدہ احباب جماعت احمدیہ

نمبر شمار	نام	ولدیت	سکونت	عہدہ	موجودہ پتہ	کیفیت

جن جماعتوں نے بھرتی شدہ احباب کی فہرستیں بھیجی ہیں نظارت سے تعاون کیا ہے نظارت ہذا ان کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ ضلع گورداسپور۔ سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ۔ گجرات جہلم۔ لاہور۔ امرتسر۔ جالندھر ملتان۔ لائل پور وغیرہ کی بہت سی جماعتوں نے ابھی تک اس طرف کوئی توجہ نہیں دی۔ میں ان جماعتوں کے پریذیڈنٹ صاحبان سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ بہت جلد بھرتی شدہ احباب کی فہرستیں بھجوائیں۔ (ناظر امور عامہ)

اعلان نکاح

میری ایک دختر عزیزہ سلمیٰ بیگم کا نکاح عزیزم چودھری شبیر احمد چوہان بی۔ اے ابن اخویم حافظ عبد العزیز صاحب کے ساتھ پندرہ سو روپیہ مہر پر اور میری دوسری دختر عزیزہ بشریٰ بیگم کا نکاح عزیزم چودھری بشارت احمد چوہان بی۔ اے ابن اخویم حافظ عبد العزیز صاحب کے ساتھ پندرہ سو روپیہ مہر پر جناب پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے نائب امیر جماعت لاہور نے مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۴۴ء کو میرے مکان پر لاہور میں پڑھا۔ احباب کرام دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتے جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ خاکسار عبد الحمید آڈیٹر و سیکرٹری تحقیقاتی کمیشن

نادہندگان چندہ کے اخراج کے متعلق

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور بعض نادہندگان کا معاملہ پیش کئے جانے پر حضور نے ارشاد فرمایا۔ کہ "ایسے کیسوں میں جماعتہائے متعلقہ کو ہدایت دی جائے۔ کہ وہ اس قسم کے نادہندوں کے متعلق نظارت امور عامہ میں رپورٹ کریں۔ تا ان کو جماعت سے خارج کیا جا سکے" نیز فرمایا۔ کہ جب تک ایسے لوگوں کو باقاعدہ طور پر نظارت امور عامہ کی معرفت جماعت سے خارج نہ کروا لیا جائے۔ تب تک وہ جماعت کے ممبر سمجھے جائیں گے۔ اور ان سے وصولی چندہ کا مطالبہ نظارت بیت المال کی طرف سے قائم رہیگا۔ اس لئے عہدیداران مقامی کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ اگر ان کی جماعت میں ایسے دوست ہیں جو باوجود ہر قسم کی کوشش کے چندہ کے تارک ہوں ۲ تو انکا معاملہ مجلس عاملہ کی رپورٹ کے ساتھ نظارت امور عامہ میں بھجوائیں۔ تا اخراج کا فیصلہ کیا جا سکے۔ اور اس وقت تک جب تک ان کے اخراج کا فیصلہ جماعت مقامی نظارت امور عامہ کے توسط سے نہیں کروا لیتی۔ جماعت سے چندہ کا مطالبہ قائم رہے گا۔ (ناظر بیت المال)

مجلس خدام الاحمدیہ تمام احباب کو دعوت دیتی ہے۔ کہ وہ اٹھائیسویں یوم وقار عمل میں جو ۲۹ تبوک جمعہ کے روز صبح آٹھ بجے ہونا ہے۔ شرکت فرمائیں۔ مہتمم وقار عمل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدائے حق

(از منشی عبد الحمید خاں صاحب شوق منشی فاضل)

یہ دورِ مہدئ آخر زماں ہے
ہوا گلزارِ دیں سرسبز و شاداب
بڑھے کیوں اب نہ شان و شوکتِ دیں
خدائے پاک سے مایوس کیوں ہو
کسی مومن کو ناکامی سے کیا کام
شہادت دے چکے شمس و قمر بھی
چلو مہدی کی خدمت میں چلو تم
وہی اسلام کا ہمدرد و مونس
وہی عیسیٰ وہی مہدئ دوراں
وہی غالب ہوا ہر معرکہ میں
مقابل جو ہوا اس نے پچھاڑا
وہ جس کی مدح ہے میری زباں پر
بہت شیطان نے کی سعی لیکن
نہ فکرِ یورشِ شیطاں ہی دل میں
بنے ہیں موردِ فضلِ الٰہی!
میسر ہے یہاں روحانی آرام
اٹھو ڈھونڈو متاعِ آسمانی

کہاں ہے طالبِ صادق کہاں ہے
جدھر دیکھو بہارِ جاوداں ہے
کہ یہ عیسیٰ و مہدی کا زماں ہے
کہ مایوسی تو کافر کا نشاں ہے
کہ یہ شے تو نصیبِ دشمناں ہے
پھر اب کیوں آنکھ سوئے آسماں ہے
وہی درمانِ دردِ جانستاں ہے
وہی اسلامیوں کا پاسباں ہے
وہی موعودِ ادیانِ جہاں ہے
یہی اسکی صداقت کا نشاں ہے
یقیناً وہ خدا کا پہلواں ہے
غلامِ احمدِ شاہِ جہاں ہے
نتیجہ اسکی کوشش کا کہاں ہے
نہ خوفِ رہزنِ ایمان و جاں ہے
کہ اب مسکن ہمارا قادیاں ہے
عزیزو قادیاں دارالاماں ہے
یہ دنیا صرف جائے امتحاں ہے

صدائے حق سنائے جاؤں گا میں
دہن میں جب تلک گویا زباں ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک عظیم الشان پیشگوئی المصلح الموعود کے متعلق نہایت وضاحت سے پوری ہو رہی ہے

افریقہ میں اسیروں کی رستگاری۔ زمین کے کناروں تک شہرت پانے اور قوموں کے برکت حاصل کرنے کا ایک نظارہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ سے الہام پاکر مصلح موعود کے متعلق جو علامات اور نشانات بیان فرمائے ان میں سے ایک عظیم الشان نشان یہ بھی ہے کہ

"وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔" (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

یہ نشان جس وضاحت کے ساتھ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات والاصفات کے متعلق پورا ہو چکا۔ اور پورا ہو رہا ہے۔ اس سے قبل ازیں بہت کچھ لکھا جا چکا۔ اور انشاء اللہ آئندہ بھی لکھا جاتا رہے گا۔ اس سلسلہ میں ہمارے نہایت سرگرم اور کامیاب مبلغ مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری نے جو مختصر سا مضمون اپنے تجربہ اور مشاہدہ کی بناء پر لکھ کر بھیجا ہے۔ اور جو درج ذیل کیا جاتا ہے۔ وہ نہایت ہی ایمان افزاء اور اس شان کی نہایت اعلیٰ شان اور عظمت کا مظہر ہے۔ اور اس سے ثابت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مندرجہ بالا پیشگوئی حرف بحرف حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر صادق آ رہی ہے۔ مولوی صاحب موصوف لکھتے ہیں۔

گزشتہ دنوں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام "اسیروں کی رستگاری" کے ضمن میں حضور کے ملفوظات اخبار میں پڑھے۔ میرے خیال میں اس الہام کا تعلق زیادہ تر افریقن قوموں سے ہے۔ مثلاً سیرالیون اور اس کے اردگرد کے ملکوں میں افریقنوں کی ایک بہت بڑی تعداد ضلالت اور گمراہی اور سخت جہالت میں کئی صدیوں سے پڑی تھی۔ اور وہ علاقے جہاں ابھی سڑکیں وغیرہ نہیں بنیں۔ جہالت کی کڑی زنجیروں میں اس بری طرح سے جکڑے ہوئے ہیں۔ کہ اب تک وہاں میں نے بذات خود عورتیں اور مرد ننگے پھرتے دیکھے ہیں۔ بڑے بڑے سانپ۔ بندر سؤر اور ہر قسم کے جنگلی جانور اور مردار کھا لینے کے علاوہ اب تک بعض ان میں سے آدم خور ہیں۔ اور آئے دن حکومت اس بارے میں ان پر مقدمے کرتی رہتی ہے۔ ایسے علاقوں میں گزشتہ چار سال کے عرصہ سے کئی دفعہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہم دو ادنیٰ خادم ان اسیران جہالت کو اسلام کی روحانی تلوار کے ذریعہ آزاد کرانے کے لئے جا چکے ہیں۔ اور بعض جگہ جماعتیں بھی قائم ہو گئی ہیں۔ اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں۔ کہ افریقہ میں حضرت اقدس کا یہ الہام تقریباً ۱۹۲۱ء سے ہی پورا ہو رہا ہے۔ اور انشاء اللہ عنقریب وہ دن بھی آئیں گے۔ جبکہ یہ قومیں حضور کے ذریعہ فوج در فوج احمدیت میں داخل ہو کر حقیقی آزادی اور تسکین کی زندگی بسر کریں گی۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ فری ٹاؤن اور اس کے اردگرد کا کچھ علاقہ جو Colony کہلاتا ہے۔ اس کی تمام آبادی کا اصل حصہ اور ان کے آباؤ اجداد پہلے غلام اور اسیر تھے۔ جو مختلف ملکوں سے لا کر یہاں آباد کئے گئے۔ تاکہ آزادی سے رہ سکیں۔ اور اسی وجہ سے اس ملک کے دارالسلطنت کا نام فری ٹاؤن رکھا گیا۔ اس آزاد شدہ قوم کی حالی آزادی اور حقیقی رستگاری کے لئے ۱۹۳۷ء میں حضور نے مولوی نذیر احمد صاحب کو بھیجا۔ جس پر کئی روحوں نے اس روحانی آزادی کی صدا کو خوش آمدید کہتے ہوئے قبول کر کے اپنے آپ کو روحانی طور پر بھی آزاد کر کے کامل آزادی حاصل کی۔ گویا ان لوگوں کی جسمانی آزادی اگر ولیم ولبر فورس کی کوششوں کا نتیجہ تھی۔ تو ان کی روحانی آزادی حضور کے بابرکت وجود کے ساتھ مقدر ہے۔ بلکہ ایک لحاظ سے جسمانی بھی کیونکہ Race اور Colour اور مساوات کا جھگڑا اب تک چل رہا ہے۔ اور اس سے کامل آزادی کا حل سوائے احمدیت کے اور کسی جگہ نہیں ہے۔ سو اس رنگ میں یہ الہام یہاں پورا ہو رہا ہے۔ اور آئندہ انشاء اللہ اور نمایاں صورت اختیار کرے گا۔

اسی طرح گزشتہ سال عملی طور پر بھی یہ الہام بین صورت میں یہاں پر پورا ہوا۔ اور وہ اس طرح کہ اکتوبر ۱۹۴۳ء میں ہماری جماعت ہاسئے ہانگا۔ پوٹے ہوں یا نو کوٹوہو ٹونگیا اور کویا کا انکے چیفوں کی طرف سے سخت اذیت پہنچی۔ تقریباً آٹھ احمدیوں کو ٹونگیا میں صرف احمدیت کی وجہ سے آٹھ پونڈ جرمانہ کیا گیا۔ دو دن قید میں رکھا گیا۔ ایک دن ان روزہ داروں کو صبح سے شام تک سورج کی تپش میں کھڑا کر سزا دی گئی۔ اور آئندہ کے لئے قانون بنا دیا گیا۔ کہ کوئی شخص مسجد یا گھر میں نماز ادا نہ کرے۔ اسی طرح ہمارے ایک افریقن مبلغ کو ننگا کر کے تمام رات قید میں ہاتھ باندھ کر اور پاؤں تقریباً من کی لکڑی میں بند کر رکھنے کے علاوہ تین پونڈ جرمانہ کیا گیا۔ ہانگا اور پوٹے ہوں میں بھی نماز کی ممانعت اور ۶ پونڈ جرمانہ کیا گیا۔ یہ لوگ چیفوں کے سیاسی رعب اور آئندہ ڈر کی وجہ سے ڈی سی کے پاس شکایت نہ کر سکتے تھے۔ اور اس طرح بالکل بے بس تھے۔ اور سوائے حضور کے بھیجے ہوئے خادموں کی ظاہری جدوجہد اور حضور کی توجہ اور دعا کے کوئی چارہ نہ تھا۔ اس حالت میں ان اسیروں کی تاریں ہم کو ملیں۔ جس پر مولوی نذیر احمد صاحب نے حضور کو ایک دردمندانہ تار ارسال کیا۔ کہ حضور اس معاملہ میں خاص دعا فرمائیں۔ اور دوسری طرف مجھے کینما ڈی سی اور چیفوں وغیرہ کو ملکر اس ظلم کا ازالہ کرنے کی کوشش کرنے کے لئے روانہ کیا۔ چنانچہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ تمام احمدی قیدی نہ صرف آزاد ہوئے۔ اور آزادانہ طور پر احمدیت پر عمل کرنے لگے بلکہ تمام کے تمام جرمانے بھی گورنمنٹ نے واپس کرائے۔ اور اس طرح واضح طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام "یا قمر نوح ممسوح بعطر الرحمٰن۔ القائم تحت ظل اللہ المنان یفک الاساریٰ وینجی المسجونین" جو اللہ تعالیٰ نے آج سے کئی سال پہلے ہوشیارپور کے ایک مکان کے ایک کونے میں حضور اقدس علیہ السلام پر نازل کیا تھا۔ گزشتہ سال ہندوستان سے کئی سو میل دور افریقہ کے تپتے ہوئے جنگلوں میں جنگلی لوگوں پر بھی پورا کیا۔ اور اس طرح اسلام اور اپنے پیارے مسیح کی صداقت ثابت کی۔ فالحمد للہ الذی جعلنا من اتباع ھذا الامام الھمام الذی یبارک منہ اقوام الدنیا کلھا۔

حضور کا ادنےٰ خادم
محمد صدیق امرتسری مولوی فاضل از سیرالیون

میدان جنگ میں جنم اشٹمی کے تہوار پر ایک احمدی کی تقریر

چودھویں فوج کے آرمی سیکنڈ ویژن کے ہندو اصحاب نے جنم اشٹمی یعنی حضرت کرشن جی کی ولادت کا دن بڑی شان سے منایا۔ مقامی یونٹوں سے بھی کثرت سے لوگ آئے۔ منتظم کمیٹی نے مسلمانوں کو بھی شرکت کی دعوت دی۔ غیر احمدیوں میں سے تو کسی نے تقاریر وغیرہ میں حصہ نہ لیا۔ مگر جماعت احمدیہ کی طرف سے خاکسار نے ایک مختصر سی تقریر میں بتایا۔ کہ جماعت احمدیہ حضرت کرشن جی مہاراج کو خدا کا پیارا اور نبی مانتی ہے۔ مذہب کی ضرورت اور انبیاء کی بعثت پر روشنی ڈالتے ہوئے خاکسار نے اپنی تقریر کو ان الفاظ پر ختم کیا۔ کہ موجودہ زمانہ کی اکثر حالت جبکہ لوگ اپنے رب کی بجائے مادی چیزوں کے پجاری ہو گئے ہیں۔ جب انسانوں کے دلوں میں ایک

برادر عزیز سید منصور بخاری کی یاد میں

اے محبت عجب آثار نمایاں کردی
زخم و مرہم برہِ یار تو یکساں کردی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیکنڈ لفٹیننٹ سید منصور احمد شاہ صاحب بخاری ویٹرنری اسسٹنٹ سرجن انڈین آرمی ویٹرنری کور مصر میں ۱۵ جولائی کے روز بوقت شام موٹر سائیکل پر سفر کرتے ہوئے ایک فوجی لاری کے ساتھ تصادم ہو جانے پر گہرے زخم آنے کے باعث اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

منصور میرا چھوٹا بھائی تھا۔ ۱۵ ستمبر ۱۹۱۹ء بروز پیر بمقام حصار پیدا ہوا۔ میرے تایا جان مکرم جناب قاضی سید امیر حسین صاحب مدرسہ احمدیہ قادیان کی تعطیلات موسم گرما میں حصار تشریف لائے ہوئے تھے۔ مکرم معظم والد صاحب نے عزیز کو تایا جان کی گود میں ڈال دیا۔ اور تایا جان نے کان میں اذان و تکبیر کہی۔ اور پھر دست مبارک سے گھٹی پلائی۔ اور نام منصور احمد تجویز کیا۔ اسی وجہ سے عزیز کو بعض اوقات گھر میں بہن بھائی قاضی صاحب کہہ کر پکارا کرتے تھے۔ مرحوم فطرتاً بہت خاموش۔ کم گو۔ ٹھنڈی صلح کل اور مرنجاں مرنج طبیعت کا بچہ تھا۔ گھر میں والدین اور بڑے بھائی بہنوں کے کام بہت خندہ پیشانی کے ساتھ کیا کرتا اور بعد میں اپنے سے چھوٹے بھائیوں اور بہن کے کام بھی ہمیشہ خوشی سے کیا کرتا مذہب کی طرف بچپن سے رغبت تھی۔ اور والدین کی تربیت کا گہرا اثر طبیعت پر تھا۔ خصوصاً مکرمہ معظمہ والدہ صاحبہ کا اثر۔ گھر میں نماز باجماعت ہوتی تھی۔ لڑکپن میں ہی بسا اوقات وہی نمازیں پڑھاتا تھا اور بڑے بھائی بہن بلکہ والدین بھی اس کے پیچھے نمازیں ادا کیا کرتے تھے۔

حصار۔ فیروز پور چھاؤنی۔ لائل پور۔ منٹگمری کے ہائی سکولز میں تعلیم پا کر گورنمنٹ انٹرمیڈیٹ کالج رہتک سے امتحان انٹرنس سیکنڈ ڈویژن میں ۱۹۳۵ء میں پاس کیا۔ اور پھر دو سال بعد اسی کالج سے ایف۔ اے کا امتحان پاس کیا۔ غالباً صوفیانہ طبیعت کے باعث فلسفہ کے مضمون سے بہت دلچسپی پیدا ہو گئی۔ اور اس مضمون میں بہت اچھے نمبر حاصل کئے۔ اور عزیز نے اس مضمون میں ایم۔ اے پاس کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ مگر والد صاحب نے ضرورت وقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کسی پروفیشن کی تعلیم کو بہتر سمجھا۔ اور فیصلہ کیا۔ کہ ویٹرنری کالج لاہور میں داخل کرایا جائے۔ اگرچہ فلاسفی اور ویٹرنری کی تعلیم کا دور کا بھی تعلق نہ تھا۔ مگر عزیز نے کمال فرمانبرداری اور خندہ پیشانی سے پنجاب ویٹرنری کالج لاہور میں داخل ہو کر تعلیم شروع کر دی۔ اور کالج مذکور کے چہار سالہ کورس کا آخری امتحان ۱۹۴۱ء میں اچھے نمبروں پر پاس کر کے ایل۔ وی۔ پی کی ڈگری حاصل کی۔

چار سالہ قیام لاہور کے دوران میں گاہ بگاہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور بزرگان سلسلہ کی ملاقات کی برکات حاصل کرنے کے لئے قادیان جاتا رہتا۔

سکول اور کالج کی تعلیم کے عرصہ میں کرکٹ ہاکی اور فٹ بال کا اچھا کھلاڑی تھا گورنمنٹ کالج رہتک اور ویٹرنری کالج لاہور کی کرکٹ ٹیم کا کیپٹن بھی رہا۔ والدین سے ملنے کے لئے جب کبھی تعطیلات میں بھوپال جاتا۔ تو میجر سید وزیر علی صاحب سے ضرور ملتا۔ اور ڈاکٹر جہانگیر خان صاحب کی واپسی انگلستان پر ان سے بھی بہت شوق سے ملنے گیا۔ یہ سب کرکٹ کے شوق کی وجہ سے تھا۔

تکمیل تعلیم کے بعد گجرات بھیرہ اور گورنمنٹ کیٹل فارم حصار میں بطور ویٹرنری اسسٹنٹ سرجن تعینات رہا۔ اور تھوڑے ہی عرصہ بعد فوج میں شمولیت کا ارادہ کیا۔ ویٹرنری کالج کے پاس شدہ گریجوایٹس کو ان دنوں صرف وی۔ سی۔ او کا درجہ دیتے تھے۔ عزیز اپنی ملازمت محکمہ سول ویٹرنری سے استعفیٰ دیکر فوج میں شمولیت نہیں کرنا چاہتا تھا۔ بلکہ اپنی ملازمت کو زمانۂ جنگ کے لئے فوج میں منتقل کرانا چاہتا تھا۔ طبیعت میں کبر و غرور بالکل نہ تھا۔ اس لئے بعد میں ترقی کی امید پر عزیز نے وی۔ سی۔ او کے درجہ کو ہی منظور کر لیا۔ انڈین آرمی ویٹرنری کور میں شامل ہو کر پہلے اول پونا اور انبالہ چھاؤنی میں تھوڑا تھوڑا عرصہ تعینات رہا۔ اور پھر سمندر پار جانے کے احکام موصول ہو گئے۔ پندرہ روزہ رخصت ملی۔ جس کا مفصل پروگرام بنایا۔ مکرم معظم والد صاحب سے آخری ملاقات کے لئے بھوپال گیا۔ اور پھر مکرمہ معظمہ والدہ صاحبہ اور بہنوں اور بھائیوں سے ملاقات کے لئے دہلی کچھ روز قیام کیا۔ اور پھر الوداع کہہ کر سیدنا و مولانا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور بزرگان سلسلہ کی دعاؤں کی برکات سے متمتع ہونے کے لئے قادیان گیا۔ سیدنا و مولانا حضرت مسیح موعود علیہ السلام و حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے مزار پر جا کر دعا کی اور بہشتی مقبرہ میں بھی دعا کی۔ قادیان سے روانہ ہو کر انبالہ چھاؤنی میں اختتام رخصت پر حاضر ہو گیا۔ تکمیل کاغذات پر انبالہ سے بمبئی کو روانہ ہوا۔ زہے قسمت دہلی کے سٹیشن پر مکرمہ معظمہ والدہ صاحبہ اور مقیم دہلی بھائی۔ بہنوں سے ایک قلیل عرصہ کی مزید اور آخری ملاقات میسر آ گئی۔ فالحمد للہ۔

۲۳ مارچ ۱۹۴۳ء کے روز بمبئی سے جہاز پر سوار ہو کر عزیز مصر کو روانہ ہو گیا۔ مصر میں ایک کیٹل سٹاک سیکشن کے ساتھ تعیناتی ہوئی۔ تھوڑے ہی عرصہ میں جمعدار کے درجہ سے رسالدار کے درجہ پر ترقی ہو گئی۔ اس عرصہ میں احمدی ہونے کی وجہ سے عزیز کو بعض لوگوں نے بہت تنگ کیا۔ لیکن عزیز نے اپنے خطوط میں حضرت اقدس اور بزرگان سلسلہ سے خاص طور پر دعائیں کرانے کی درخواست بار بار کی۔ ساتھ ہی ویٹرنری کور کے لائق اور مستحق وی۔ سی۔ اوز میں سے کنگز کمیشن کے انتخاب کے لئے چند افراد کے اسماء طلب کئے گئے۔ اس انتخاب میں آنے کے لئے بھی عزیز نے خاص طور پر حضرت اقدس اور بزرگان کرام سے دعا کرانے کی بار بار درخواست کی۔ بمبئی سے روانگی سے پیشتر مجھے بنگلور میں خط لکھا۔ جس میں تحریر کیا۔ کہ "میرا ایمان ہے۔ اللہ تعالیٰ میری امداد کرے گا۔" حضرت اقدس اور بزرگان ملت اور والدین کی دعاؤں کے طفیل عزیز کا نام بھی منتخب ہو گیا۔ اور ۱۳ مارچ ۱۹۴۴ء کی تاریخ سے عزیز سیکنڈ لفٹیننٹ ہو گیا۔ الحمد للہ۔ مگر محکمانہ احکام عزیز کو ماہ جون کے آخر میں پہنچے۔ اور اب عزیز جلد ہی فل لفٹیننٹ ہونے والا تھا۔

عزیز کے دل میں ترقی اور سیاحت کا بہت شوق تھا چنانچہ اسی وجہ سے عزیز نے فوج میں شمولیت کی۔ ایک سال کی ملازمت کے بعد مصر میں عزیز کو پندرہ روز کی رخصت ملی۔ جس میں عزیز نے مصر۔ شام عراق۔ فلسطین۔ اور لبنان کی سیاحت کی۔ علاوہ دیگر متعدد مقدس مقامات کی زیارت کرنے کے عزیز نے سات انبیاء کے مزاروں پر جا کر دعائیں کیں۔ جن کے اسماء گرامی یہ ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ حضرت موسیٰؑ۔ حضرت یعقوبؑ۔ حضرت یونسؑ۔ حضرت زکریاؑ۔ حضرت یحییٰؑ۔ اور حضرت اسحاقؑ۔ یہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔ کہ بمبئی کو روانگی سے پیشتر عزیز نے سیدنا و مولانا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار پر قادیان جا کر دعا کی تھی۔ گویا عزیز کو آٹھ انبیاء علیہم کے مزاروں پر دعا کرنے کا اللہ تعالیٰ نے شرف بخشا۔ فالحمد للہ عزیز نے اپنے خط میں لکھا۔ کہ جب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مزار پر دعا کر رہا تھا۔ تو یکایک دل میں الٰہی تحریک پیدا ہوئی۔ کہ واپس ہندوستان جانے کے لئے دعا کروں۔ اگرچہ اس وقت تک نہ تو دل میں اتنی جلدی واپسی کی خواہش تھی۔ اور نہ ہی تین سال سے پیشتر چھٹی ہندوستان آنے کی ملتی تھی۔ اور عزیز کو ایک سال مصر میں ہوا تھا حقیقت یہ ہے۔ کہ اس الٰہی تحریک کے بعد عزیز کا دل مڈل ایسٹ سے اچاٹ ہو چکا تھا۔ اور عزیز اطلاع ترقی کے بعد واپسی ہندوستان کی کوشش کا ارادہ رکھتا تھا۔

192

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مگر دل میں ہر لمحہ واپسی کی قدرتی طور پر آرزو تھی۔ طبیعت میں فرض کا احساس بہت زیادہ تھا۔ اسی لئے سرکاری کام میں جملہ فرائض کی سر انجام دہی نہایت درجہ انہماک۔ دیانتداری۔ جانفشانی اور تفکّر کے ساتھ کرتا تھا۔ بڑے بڑے افسروں سے ملاقات کرنے کا شروع سے ہی بہت شوقین تھا۔ اختتام تعلیم پر مجھ سے ملنے کے لئے حصار آیا۔ تو پیر احسن الدین صاحب ڈپٹی کمشنر اور مسٹر نندا سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ کیٹل فارم حصار اور شیخ نیاز محمد صاحب ریٹائرڈ وٹرنری ڈائرکٹر یو۔پی ہانسی سے ملا۔ انبالہ سے روانگی سے پیشتر مسٹر سی۔وی سالسبری کمشنر انبالہ سے مل کر گیا۔ کیونکہ صاحب موصوف ہمارے دیرینہ کرمفرما ہیں ایک بے مثال محبت کرنے والا دل قدرت نے منصور کو عطا کیا تھا۔ ہمارے گھر میں سب سے زیادہ محبت کرنے والا وہی تھا۔ مکرم معظم والد صاحب کا سب سے زیادہ اور کمال درجہ فرمانبردار اور مکرمہ معظمہ والدہ صاحبہ کا انتہائی خدمتگذار تھا۔ والدہ صاحبہ کی محبت اور خدمت کا جوش اس کے دل میں موجزن تھا۔ بہنوں کا بہت خیال رکھتا تھا۔ اور بھائیوں کے لئے ایک قوی بازو تھا۔ سب سے چھوٹے بھائی رفیق کے ساتھ مجنونانہ محبت تھی۔ عزیز ممتاز کے لئے بھی کمال درجہ محبت رکھتا تھا۔ سکول اور کالج میں کئی سال دونوں ایک ہی جماعت میں اکٹھے پڑھتے رہے۔ کیونکہ عزیز ممتاز جو ایک جماعت پیچھے تھا۔ دو جماعتوں کا امتحان ایک سال میں پاس کر کے عزیز منصور کے ساتھ آ ملا تھا۔ عزیز ممتاز کے انگلستان چلے جانے کے بعد لاہور میں اسے بہت تنہائی محسوس ہوتی تھی۔ اور دل نہ لگتا تھا۔ گھبراہٹ کے عالم میں چھوٹی بہن کے پاس اس کے کالج میں ملنے کے لئے چلا جاتا۔ عرصہ تقریباً چھ سال کے بعد جب عزیز ممتاز انگلستان سے واپس آیا۔ تو عزیز منصور مڈل ایسٹ کی ایک بندرگاہ کے قریب کئی روز انتظار شدید کرتا رہا۔ مگر جب عزیز کو معلوم ہوا۔ کہ جہاز آگے نکل گیا ہے۔ تو چھ سال کے بعد بھی ملاقات میسّر نہ آنے کا بہت رنج ہوا اور اسکے ایک افسر کا بیان ہے۔ کہ عزیز ایک دن اور ایک رات لگاتار روتا رہا۔ اور سمجھانے پر بھی بند نہ ہوتا تھا۔ افسوس! کہ اپنے پیارے بھائی ممتاز سے عزیز نہ مل سکا۔ مجھ سے عمر میں بہت چھوٹا تھا۔ مگر تجربہ ملازمت وغیرہ کے متعلق متعدد سنہری ہدایات سے میرے نام اس کے خطوط بھرے پڑے ہیں۔ میرے لئے اتنا غم کھاتا۔ کہ گویا مجھ سے بڑا ہے۔ والدین اور سب بہنوں اور بھائیوں کو علیحدہ علیحدہ خط تحریر کیا کرتا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور بزرگانِ جماعت کے ساتھ بہت محبت رکھتا تھا۔ اور بہت تعظیم و تکریم دل میں تھی۔ انکی دعاؤں پر مومنانہ اعتقاد و ایمان تھا۔ اسلام اور احمدیت اور سچائی کے لئے دل میں جوش تھا۔ اختتام تعلیم کے بعد تین سالہ عرصۂ ملازمت ایک عجب سپاہیانہ جدوجہد تھی۔ سیکنڈ لفٹیننٹ ہونے پر سرکاری دورہ کرنے کے لئے غالباً ماہ جولائی کے آغاز میں ایک موٹر سائیکل دورہ کے لئے ملی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ۱۵ر جولائی ۱۹۴۵ء کے روز شام کے ساڑھے چار بجے عزیز موٹر سائیکل پر جارہا تھا۔ کہ ایک چوک میں موڑ پر ایک فوجی لاری تیزی کے ساتھ آرہی تھی۔ جس سے سخت تصادم ہوا۔ حادثہ کے باعث عزیز کے دو گہرے زخم آئے۔ اور تھوڑے عرصہ میں عزیز کی پاک روح جسم عنصری سے نکل کر اپنے مالک حقیقی کے حضور میں حاضر ہوگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آنانکہ گشت کوچۂ جاناں مقام شاں
ثبت است برجریدۂ عالم دوام شاں
ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
میرد کسے کہ نیست مرامش مرام شاں

عزیز کی لاش کو ایمبولنس میں ہسپتال پہنچایا گیا۔ جہاں پر برف میں لاش کو رکھا گیا۔ ایریا ہیڈ کوارٹر کی طرف سے تجہیز و تکفین کا پروگرام بنایا گیا۔ بعد غسل لاش کو تابوت میں رکھا گیا۔ جس پر یونین جیک لپیٹا گیا۔ اور پھولوں اور ہاروں کے انبار لادے گئے۔ یکصد میل سے افسران اور دی۔سی او۔ز جمع ہوئے۔ کل مجمع پانچ سو کا تھا۔ مجمع میں انگریز مسلم۔ سکھ ہندو سب شامل تھے۔ پہلے فوجی اعزاز کی رسم کے ساتھ جنازہ ادا کیا گیا۔ اور پھر مذہبی جنازہ پڑھا گیا۔ ایک درجن افسران نے تابوت کندھوں پر اٹھایا اور دو مسلم افسروں نے سپردِ لحد کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اے خدا بر تربت او بارش رحمت ببار ✻ داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم

سیدنا و مولٰنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی سے معلوم ہوا۔ کہ اطلاع حادثہ سے چند روز ہی پہلے عزیز کا عریضہ حضور کی خدمت میں موصول ہوا۔ جس میں لکھا۔ کہ مصر کی ایک احمدی جماعت کے ساتھ تعلق پیدا کر کے بہت خوشی ہوئی ہے۔ بعض احمدی جماعتوں نے جنازہ غائب پڑھ کر ہمیں ممنون کیا ہے۔ حادثہ کے روز عزیز کی عمر پورے دو ماہ کم پچیس سال تھی۔ حضرت امیر المؤمنین۔ بزرگانِ

حضور کرمفرما اور احباب کرام سے درخواست ہے۔ کہ عزیز منصور کی مغفرت بلندی درجات و درجہ شہادت کے لئے اور ان کو انبیاء کے قرب کے لئے دعا فرمائیں۔ جن کے نقش قدم پر [illegible]

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

(۱۰)

کیرنگ۔ اڑلیسہ

پریذیڈنٹ۔ مولوی سید صمصام علی صاحب
وائس ” ۔ منشی فیاض الدین خاں صاحب۔
سیکرٹری مال۔ بشیر خاں صاحب۔
” تبلیغ۔ ناظر خاں صاحب۔
” تعلیم و تربیت۔ آفتاب الدین خاں صاحب
” امور عامہ۔ شیخ شاہجہاں صاحب
” ضیافت۔ شریف خاں صاحب۔

پراونشل انجمن احمدیہ اڑلیسہ

سیکرٹری تبلیغ۔ مولوی سید صمصام علی صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت و امور عامہ۔ مولوی سید محمد سعد صاحب

گورداسپور

سیکرٹری تبلیغ۔ بابو شکر الٰہی صاحب
” مال۔ میاں محمد شریف صاحب
آڈیٹر۔ شیخ عبدالحمید صاحب

کیندرا پاڑا (اڑلیسہ)

پریذیڈنٹ۔ جناب رحمت اللہ صاحب۔
وائس ” ۔ مولوی انعام اللہ صاحب۔
سیکرٹری تبلیغ۔ مولوی قطب الدین صاحب۔
” تعلیم و تربیت۔ ماسٹر غلام مصطفےٰ صاحب۔
” مال۔ منشی زین الدین صاحب۔
” امور عامہ۔ مولوی رحمت اللہ صاحب
آڈیٹر۔ مولوی قطب الدین صاحب۔

یاڑی پورہ (کشمیر)

پریذیڈنٹ۔ راجہ ولی محمد خاں صاحب
سیکرٹری تبلیغ۔ میر غلام محمد صاحب۔
” تعلیم و تربیت۔ راجہ عبدالرحمٰن خاں صاحب۔
” مال۔ راجہ غلام محمد خاں صاحب
” امور عامہ۔ راجہ عبداللہ خاں صاحب۔

سرائے نورنگ (بنوں)

سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ صاحبزادہ عبدالسلام صاحب
” مال ” محمد طیب صاحب۔
محاسب و امین صاحبزادہ محمد طیب صاحب

منٹگمری

سیکرٹری تبلیغ۔ مستری عبدالواحد صاحب
” تعلیم و تربیت۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب
” مال۔ شیخ نذیر احمد خاں صاحب۔

رڑکی

پریذیڈنٹ۔ میجر عبدالحق صاحب۔
سکرٹری۔ افتخار علی صاحب اسسٹنٹ انجینئر
” ” ” ایں۔
محاسب۔ عبدالوحید صاحب قریشی۔

پنگاں (اڑلیسہ)

پریذیڈنٹ۔ محمد فرقان علی صاحب۔
سیکرٹری تبلیغ۔ محمد عبدالرحمٰن صاحب۔
” تعلیم و تربیت۔ منشی محمد مظفر علی صاحب
” مال۔ محمد مکرم علی صاحب۔
” امور عامہ۔ یعقوب علی خاں صاحب۔
آڈیٹر۔ محمد عبدالرحمٰن صاحب۔

کرڈاپلی (اڑلیسہ)

پریذیڈنٹ۔ محمد قمر علی صاحب۔
وائس ” ۔ محمد صدیق صاحب۔
سیکرٹری مال۔ مصاحب خاں صاحب۔
” تبلیغ۔ یار محمد صاحب۔
” تعلیم و تربیت۔ مولوی سید صمصام الدین صاحب
” امور عامہ۔ محمد قمر علی صاحب۔
آڈیٹر۔ شیخ منیر الدین صاحب۔

اوکاڑہ

پریذیڈنٹ۔ چوہدری غلام قادر صاحب نمبردار
سکرٹری مال ” محمد عبداللہ صاحب ڈسپنسر
” تعلیم و تربیت۔ ڈاکٹر سید ظہور احمد صاحب
” تبلیغ۔ چوہدری غلام سرور صاحب
محاسب۔ ” ” ” ”

وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

۷۶۸۹ منکہ عبدالرحمن ولد دوست محمد صاحب قوم راجپوت بھٹی۔ پیشہ دکانداری عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالرحمت ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۹/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد دس مرلہ زمین واقعہ محلہ دارالیسر قادیان ہے۔ اس کے علاوہ میری ماہوار آمد قریباً ۲۵/۔ روپے ہے۔ میں اپنی جائیداد مذکورہ بالا اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات پر اگر کوئی میری جائیداد مزید ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد عبدالرحمن۔ گواہ شد :- خواجہ عبدالحمید گواہ شد :- جلال الدین

۷۶۹۳ منکہ غلام علی صاحب ولد چوہدری نتھے خان صاحب قوم جٹ پیشہ زراعت عمر ۴۸ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۹۵ شمالی ڈاکخانہ سرگودھا ضلع شاہ پور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۹/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے :- جائیداد غیر منقولہ :- تین مربعہ اراضی نہری یعنی ۷۵ کیلہ اراضی واقع چک ۹۵ شمالی سرگودھا۔ ڈاکخانہ سرگودھا اراضی مذکورہ بالا میں سے ۶ کیلہ اراضی میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر خدمت اسلام کے لئے وقف کر چکا ہوں اس کے علاوہ ۸ گھماؤں اراضی بارانی واقع موضع گمراں ڈاکخانہ رسول پور ضلع سیالکوٹ میری ملکیت ہے۔ اس کے علاوہ فی الحال میری اور کوئی جائداد نہیں کیونکہ میرے والد صاحب بفضلہ تعالیٰ ابھی بقید حیات ہیں۔ میں اپنی مذکورہ بالا جائیداد ۸۳ گھماؤں اراضی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں نیز میری وفات پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا چوہدری غلام علی صاحب

غیر مسلم اقوام کے لئے بیس ہزار روپیہ انعام

تمام غیر مسلم اقوام کی مذہبی کتب سے ثابت ہے کہ جب جب دنیا میں دھرم کو زوال آتا تھا۔ تب تب ان کی اصلاح کے لئے ایک خدائی راہ نما ظاہر کیا جاتا تھا۔ قرآن شریف سے بھی یہی ربانی قانون ثابت ہے۔ خدائی راہنما ایک عظیم الشان نعمت ہوتا ہے جس کی تعلیم سے انسان دونوں جہانوں میں فلاح پا سکتا ہے۔ اسلئے خداتعالیٰ نے اپنی تمام مخلوق میں یہ فضل مقدر کیا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے ولکل امۃ رسول یعنی ہر قوم کے لئے ایک رسول ہے سورۃ یونس ع ۵ آیت ۴۸ پھر یہ سلسلہ متواتر جاری رکھا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے ثم ارسلنا رسلنا تترا یعنی ہم اپنے رسول متواتر بھیجتے رہے ۲۳/۴۴۔ مگر اسلام سے پیشتر کے وہ تمام مذاہب صرف ایک ایک قوم اور ایک ایک ملک کے لئے تھے۔ اس لئے ان کی تعلیم بھی صرف اسی قوم کے لئے تھی۔ آخر وہ زمانہ آیا کہ خداتعالیٰ نے دنیا کی تمام اقوام کے لئے ایک مکمل اور عالمگیر مذہب اسلام مقدر فرمایا اور صاف جتلا دیا کہ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الاخرۃ من الخسرین ۵ یعنی جو کوئی اسلام کے سوا دوسرا دین چاہے گا تو وہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں سے ہوگا۔ ۳/۸۶

اس کے بعد ان مذاہب کی تجدید کی ضرورت نہ رہی اس لئے خداتعالیٰ نے ان میں اپنی طرف سے رسول مبعوث فرمانے کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے موقوف کر دیا۔ اگر کسی غیر مسلم کا یہ دعویٰ ہو کہ اب بھی ان میں یہ سلسلہ جاری ہے تو اس ربانی منصب کے مدعی کو پبلک میں پیش کرے۔

ہم بیس ہزار روپیہ انعام دینے کو تیار ہیں

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

نارتھ ویسٹرن ریلوے

یکم اکتوبر ۱۹۴۲ء سے عمل میں آنے والی اہم تبدیلیاں

اس وقت جن سٹیشنوں کے درمیان چلتی ہیں	ٹرین کا نمبر	یکم اکتوبر سے تبدیلیاں
لاہور اور کراچی	۷ - اپ	کراچی سے بجائے ۵۵-۱۵ کے ۲۵-۱۵ پر روانہ ہوگی اور لاہور ۲۵-۲۰ پر پہنچے گی
	۸ - ڈاؤن	لاہور سے ۳۵-۹ پر روانہ ہوگی اور کراچی بجائے ۱۰-۱۱ کے ۴۵-۱۱ پر پہنچے گی
	۱۹ - اپ	کراچی سے ۲۰-۷ کی بجائے ۳۰-۷ پر روانہ ہوگی - اور لاہور ۵۵-۲۰ پر پہنچے گی اور وہاں سے ۵۰-۱۱ چل کر راولپنڈی ۵۰-۲۰ پر پہنچے گی۔
	۲۰ - ڈاؤن	راولپنڈی سے ۱۵-۸ کی بجائے ۴۵-۸ پر روانہ ہوگی - لاہور ۱۷-۱۴ پر پہنچ کر وہاں سے ۴۵-۱۷ پر روانہ ہوگی - اور کراچی بجائے ۱۰-۲۱ کے ۲۵-۲۱ پر پہنچے گی
لاہور اور کوئٹہ	۴۴ - ڈاؤن / ۵۳ - اپ	لاہور سے ۵۰-۲۰ کی بجائے ۲۵-۱۹ پر روانہ ہوگی - اور کوئٹہ ۱۸-۱۳ کی بجائے ۸-۱۳ پر پہنچے گی۔
	۵۴ ڈاؤن / ۴۳ - اپ	کوئٹہ سے ۲۵-۱۶ کی بجائے ۴۰-۱۶ پر روانہ ہوگی اور لاہور ۵۵-۷ کی بجائے ۳۰-۹ پر پہنچے گی
لاہور اور پشاور	۲۳ - اپ	دہلی سے ۵-۱۱ کی بجائے ۵۵-۷ پر روانہ ہوگی - اور پشاور کینٹ ۳۰-۲۲ کی بجائے ۵۰-۱۹ پر پہنچے گی
لاہور اور ماڑی انڈس	۱۲۷ - اپ	لاہور سے ۰-۱۹ کی بجائے ۳۵-۱۷ پر روانہ ہوگی - اور ماڑی انڈس ۵۵-۹ پر پہنچے گی۔
	۱۲۸ - ڈاؤن	ماڑی انڈس سے ۴۵-۱۷ پر ہی روانہ ہوگی - اور لاہور ۱۵-۹ کی بجائے ۳۵-۹ پر پہنچے گی۔
لاہور اور سہارنپور	۱۷ - اپ	سہارنپور سے ۰-۸ روانہ ہوگی - اور لاہور ۴۵-۱۸ کی بجائے ۴۵-۱۷ پر پہنچے گی۔

(ب) جن گاڑیوں کی توسیع کی گئی ہے

(۱) ۱۹۳ - اپ اور ۱۹۴ ڈاؤن پسنجر ٹرینیں جو اس وقت لاہور اور جالندھر سٹی کے درمیان چلتی ہیں ہوشیارپور سے اور ہوشیارپور تک وسیع کر دی جائیں گی۔

(۲) ۹۵ - اپ پسنجر جو ملکوال تک آتی ہے۔ لالہ موسیٰ تک چلے گی۔

(ج) جو گاڑیاں منسوخ کی گئی ہیں

(۱) ۳۲۵ - اپ اور ۳۲۶ ڈاؤن پسنجر گاڑیاں جو اس وقت جالندھر شہر اور ہوشیارپور کے درمیان چلتی ہیں منسوخ کر دی جائیں گی

(۲) ۷۷ - اپ پسنجر جو اس وقت لالہ موسیٰ اور سرگودھا کے درمیان چلتی ہیں۔ ملکوال اور لالہ موسیٰ کے درمیان نہیں چلیگی۔

(د) کوئلہ کی بچت کے پیش نظر گاڑیوں کے بعض سٹاپ اڑا دیئے گئے ہیں۔ لوگوں کو چاہیئے کہ ٹائم ٹیبل ملاحظہ کریں یا قریبی سٹیشن ماسٹر سے دریافت کریں

گاڑیوں میں مزید تبدیلیوں کے لئے ٹائم اینڈ فیئر ٹیبل مجریہ یکم اکتوبر ۱۹۴۲ء کو ملاحظہ کیا جائے جو ریلوے بک سٹالوں سے چھ آنہ فی کاپی کے حساب سے مل سکتا ہے۔

چیف آپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

193

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حکومت ہند کے انعامی بونڈوں کے متعلق آپ کے سوالوں کے جواب یہ ہیں

"ان کی قیمت کیا ہے؟" بونڈ دو قسم کے ہیں۔ دس روپے والے اور سو روپے والے۔

"میں انہیں کہاں سے خریدوں؟" ہندوستان میں ریزرو بینک آف انڈیا کے کسی دفتر سے، امپیریل بینک آف انڈیا سے برطانوی ہند میں کسی سرکاری خزانے سے یا کسی ہندوستانی ریاست کے سرکاری خزانے سے جو حکومت ہند کے خزانے کا کام کرتا ہو۔

"انعام کیا کیا ہیں؟" انعامات ایک ایک لاکھ بونڈوں کے ہر سلسلے میں دیے جاتے ہیں۔ سو سو روپے والے بونڈوں کے ہر سلسلے میں جن پر قرعہ ڈالا جائے پہلا انعام پچاس ہزار روپے ہے۔ دو دوسرے درجے کے انعام ہیں جن میں سے ہر ایک بیس ہزار روپے کا ہے۔ اور دو تیسرے درجے کے انعام ہیں جن میں ہر ایک پانچ ہزار روپے کا ہے۔ انعامات کی کل رقم ہر قرعے پر ایک لاکھ روپے ہے۔ دس دس روپے والے بونڈوں پر پہلا انعام دو ہزار پانچ سو روپے ہے۔ دو دوسرے درجے کے انعام ہیں جن میں سے ہر ایک ایک ہزار دو سو پچاس روپے کا ہے۔ پانچ تیسرے درجے کے انعام ہیں جن میں سے ہر ایک پانچ سو روپے کا ہے۔ اور دس چوتھے درجے کے انعام جن میں سے ہر ایک دو سو پچاس روپے کا ہے۔ انعامات کی کل رقم ہر سلسلے میں دس دس ہزار روپے۔

"اگر کسی بونڈ پر ایک بار انعام مل جائے تو کیا وہ بعد کے قرعوں سے خارج کر دیا جائے گا؟" جی نہیں۔ ہر بونڈ چاہے اس پر انعام ملا ہو یا نہ ملا ہو ۱۵ جنوری ۱۹۴۹ء تک ہر قرعے میں برابر شامل کیا جاتا رہے گا۔ اور اگر آپ خوش قسمت ہیں تو آپ کو ایک ہی بونڈ پر کئی دفعہ انعام مل سکتا ہے۔

"کیا انعاموں کی رقم پر کوئی ٹیکس بھی لگتا ہے؟" جی نہیں۔ ان پر نہ انکم ٹیکس لگتا ہے نہ سوپر ٹیکس، نہ ایکسیس پرافٹس (غیر معمولی نفع کا) ٹیکس اور نہ کارپوریشن ٹیکس۔

"انعام کس جگہ سے وصول ہوں گے؟" دوسرے سوال کا جواب دیکھئے۔ انعام اوپر لکھے ہوئے تمام دفتروں سے نیز چھوٹے خزانوں سے بھی ادا کئے جائیں گے۔

"کیا انعامی بونڈوں کی رقم واپس مل جائے گی؟" جی ہاں۔ رقم پندرہ جنوری ۱۹۴۹ء کو یا اس کے بعد واپس ادا کر دی جائے گی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ کی رقم بالکل محفوظ رہتی ہے اور اس کے ساتھ آپ کو ایک یا کئی بڑے بڑے نقد انعام جیتنے کا موقع بھی مل جاتا ہے۔

انعامی بونڈ

حکومت ہند کے محکمہ فائنینس نے شائع کیا۔

اعلان نکاح

عبدالمنان صاحب بٹ بی۔ اے۔ ولد بابو محمد الدین صاحب بٹ کا نکاح عائشہ محمودہ صاحبہ بنت محمد صدیق صاحب میر کے ساتھ بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ (معہ زیورات مبلغ ۷۰۰ روپے) حق مہر سید محمد ولی شاہ صاحب نے امرتسر میں پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے مبارک کرے۔ والسلام
محمد اسحاق سیالکوٹی۔ قادیان۔

شباکن

طبیر یا کی کامیاب دوا ہے

کونین کے اثرات بد کا شکار ہوئے بغیر۔ اگر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں۔ تو شباکن استعمال کریں۔ قیمت یکصد قرص عہ پچاس قرص ۱۲/
ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

خریداران الفضل کی خدمت میں ضروری اطلاع

جن خریداران الفضل کا چندہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۴۶ء تک کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے انکی اطلاع کیلئے ان کے پتوں کی چٹوں پر سُرخ پنسل کا نشان لگایا جا رہا ہے۔ احباب سے گزارش ہے کہ فوراً رقم بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں بصورت دیگر اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں وی۔پی روانہ کر دیے جائیں گے جن کا وصول کرنا احباب کا فرض ہوگا

مینیجر الفضل

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن ۲۶ ستمبر۔ ہالینڈ میں آرنہم کے محاذ پر جو اتحادی ہوائی دستے اتارے گئے تھے ان کی حالت تا حال نازک ہے۔ جرمنوں نے انہیں رسد اور کمک پہنچنے کے رستہ کے لئے سخت خطرہ پیدا کر دیا تھا۔ لیکن اسے دور کر لیا گیا ہے۔ اور ان کو کچھ اور رسد اور کمک بھیج دی گئی ہے۔ لیکن ابھی اتحادی فوج کے ساتھ ان کا اتصال نہیں ہو سکا۔ موزیل کی وادی میں جرمن ابھی بہت سخت مقابلہ کر رہے ہیں۔ چینل کے کنارے اتحادیوں نے کیلے پر زبردست حملہ کر دیا ہے۔ ہالینڈ کے شمال مغرب میں جرمن جہازوں کے ایک قافلہ پر حملہ کیا گیا۔ اور دس جہازوں کو جلتا چھوڑ دیا گیا۔

لنڈن ۲۶ ستمبر۔ بحیرہ بالٹک میں پورا اقتدار حاصل کرنے کے لئے روسی بیڑے نے لڑائی شروع کر دی ہے۔ خلیج فنلینڈ میں بھاری روسی توپوں کی آوازیں برابر سنائی دے رہی ہیں۔ دوسری طرف ہنگری کی سرحد سے پندرہ میل پر ٹینکوں کی ایک خوفناک جنگ ہو رہی ہے۔

لنڈن ۲۶ ستمبر۔ اٹلی میں دشمن کے شدید مقابلہ کے باوجود پانچویں اور آٹھویں فوجیں آہستہ آہستہ پیشقدمی کر رہی ہیں۔

واشنگٹن ۲۶ ستمبر۔ ملاؤ کی بندرگاہ کے پاس ایک امریکن طیارہ نے تین جاپانی جہاز ڈبو دیئے۔ سیلیبس کے پاس دس ہزار ٹن کا ایک تیل لے جانے والا جاپانی جہاز بھی غرق کر دیا گیا۔

لنڈن ۲۶ ستمبر۔ مسٹر چرچل کیوبک سے واپس پہنچ گئے ہیں۔

لنڈن ۲۶ ستمبر۔ سوڈیڑھ ہزار ٹن وزنی سامان رسد روس کی بندرگاہ ولاڈی واسٹک میں ان اتحادیوں کے لئے پہنچایا جا چکا ہے جو اس وقت جاپانی قید میں ہیں۔ اور اس بات کا انتظار ہے کہ کوئی جاپانی جہاز آ کر اسے لے جائے۔ سوویٹ گورنمنٹ نے اس امر کی اجازت دے دی ہے کہ جاپانی جہاز آ کر یہ سامان لے جائے اتحادیوں نے اس جہاز کی حفاظت کا وعدہ کیا ہے

سکندریہ ۲۶ ستمبر۔ مصر کے وزیراعظم نحاس پاشا نے کل یہاں پان عرب کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے ایک تقریر براڈکاسٹ کی جس میں کہا کہ اگر مڈل ایسٹ کے عرب ممالک متحد ہو جائیں۔ تو وہ دنیا میں قیام امن میں بہت ممد ہو سکتے ہیں۔

لنڈن ۲۶ ستمبر۔ کل تین سو برطانی ہوائی جہازوں نے کیلے کی بندرگاہ پر تیرہ سو ٹن بم برسائے۔ اتحادی فوج نے بندرگاہ کی بعض دفاعی چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۲۶ ستمبر۔ آئندہ سہ شنبہ کو برطانی پارلیمنٹ کا اجلاس شروع ہو گا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ آئندہ موسم خزاں میں انتخابات کا ہونا یقینی ہے۔ چاروں طرف سے یہ دریافت کیا جا رہا ہے کہ جدید انتخابات کب ہوں گے۔

لنڈن ۲۶ ستمبر۔ اینٹی ستیارتھ پرکاش لیگ پروپیگنڈا کمیٹی نے ستیارتھ پرکاش مترجمہ پنڈت چموپتی ایم اے کے خلاف زیر دفعہ ۱۵۳ الف فوجداری مقدمہ دائر کرنے کی اجازت حاصل کرنے کے لئے پنجاب گورنمنٹ کو درخواست دی ہے۔

کراچی ۲۶ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ سندھ کے ریونیو منسٹر خان بہادر محمد ایوب کھوڑو جن کے مستعفی ہونے کی خبر کل شائع ہوئی تھی۔ مسٹر اللہ بخش کے قتل کے سلسلے میں گرفتار کر لئے گئے ہیں

دہلی ۲۶ ستمبر۔ گورنر جنرل نے مسٹر مارٹن سشن جج۔ مسٹر اے این بھنڈاری سشن جج۔ اور مسٹر اچرو رام ایڈووکیٹ کو ۲۸ ستمبر ۱۹۴۴ء سے دو دو سال کے لئے لاہور ہائیکورٹ کا ایڈیشنل جج مقرر کیا ہے

انبالہ ۲۶ ستمبر۔ سر چھوٹو رام نے زمینداروں کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے انہیں یقین دلایا کہ حکومت ہند کو اس بات پر آمادہ کرنے کی پوری پوری کوشش کی جائے گی۔ کہ وہ گندم وغیرہ اجناس کے معقول نرخوں کو برقرار رکھے اور انہیں گرنے نہ دے۔ آپ نے کہا کہ بعض ایسی سکیمیں زیر غور ہیں جن سے پنجاب کے دیہات کے لوگوں کی زندگی میں انقلاب آ جائے گا۔

انبالہ ۲۶ ستمبر۔ موضع کرالی میں زمینداروں کے ایک جلسہ میں وزیراعظم پنجاب کو ۵۲۸۰ روپیہ نقد پیش کیا جس کا وزن ۱۶۲ لا تھا۔

لائلپور ۲۶ ستمبر۔ گندم -/۲/۸ سے -/۷/۸ تک۔ گڑ -/۸/۸ شکر -/۸/۱۵ گھی -/-/۱۱۶ روپے

پٹنہ ۲۶ ستمبر۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق یکم جنوری سے ۳۱ جولائی ۱۹۴۴ء تک شمالی بہار کے ترہٹ ڈویژن میں ہیضہ سے ۵۶ ہزار ۸۱ اموات ہوئی ہیں۔

لاہور ۲۶ ستمبر۔ آج سٹی مجسٹریٹ نے آٹھ خاکساروں کو دو سے ایک سال تک سزائے قید اور ایک سو سے پچاس روپیہ تک جرمانہ کی سزا دی۔ نیز یہ کہ انہوں نے ۵ اگست کو شب برات کی تقریب پر فوجی طرز کی وردیاں پہن کر پریڈ کی تھی۔

بمبئی ۲۶ ستمبر۔ مسٹر جناح اور گاندھی جی کے درمیان پندرہ روزہ مذاکرات کے بارے میں قدرے ناامیدی اور مایوسی کی فضا ظاہر ہو رہی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ گفتگو ایک بے انتہا نازک اور آزمائشی مرحلہ پر پہنچ چکی ہے۔ کل جب مسٹر جناح سے اس بارے میں استفسار کیا گیا تو آپ نے کہا کہ اخباری نمائندوں کو قیاس آرائیوں سے احتراز کرنا چاہیئے۔

نیویارک ۲۶ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ایک پرتگالی ڈویژن جنوب مغربی بحرالکاہل میں وقت آنے پر جزیرہ تیمور پر چڑھائی کرنے کے لئے بالکل تیار کھڑا ہے۔ پرتگال کے اس جزیرہ پر جاپان نے قبضہ کر رکھا ہے

چنکنگ ۲۶ ستمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ چینی فوجوں نے تیکا پر قبضہ کر لیا ہے جو دریائے سالوین کے محاذ پر لنگ لنگ سے ۲۵ میل مشرق کی طرف واقع ہے۔

لنڈن ۲۶ ستمبر۔ فنش ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ فنش فوج روس اور فن لینڈ کی شرائط صلح کے مطابق ۱۹۴۰ء کی سرحد تک واپس ہٹ چکی ہے۔

لنڈن ۲۶ ستمبر۔ اتحادی طیاروں نے یوگوسلاویہ کے وطن پرستوں کے لئے پانچ ہزار صندوقیں پھینکی ہیں۔

لنڈن ۲۶ ستمبر۔ وزیر اطلاعات یونان نے جو آجکل اٹلی میں ہیں۔ اس خبر کی تردید کی ہے کہ یونان اور بلغاریہ میں صلح ہو گئی ہے۔

لنڈن ۲۶ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ اب جرمنی کا اندرونی نظم و نسق بھی درہم برہم ہونے لگا ہے۔ قیمتوں کے مقرر کرنے۔ وسیع پیمانے پر علاقے خالی کرنے اور سکولوں کو بند کرنے اور اسی قسم کے بعض دیگر مسائل پر مرکزی اور مقامی حکومتوں میں بھاری اختلافات رونما ہو رہے ہیں۔

لنڈن ۲۶ ستمبر۔ برلیسٹ کے جرمن کمانڈر جنرل برنارڈ ایمکی کو کل رات جنگی قیدی کی حیثیت سے ہوائی جہاز کے ذریعہ یہاں لایا گیا۔

لنڈن ۲۶ ستمبر۔ دوسری برطانی فوج اور آرنہم کی ہوائی فوج کے درمیان رسد وغیرہ کے لئے جو تنگ راستہ ہے۔ اسے کاٹنے کے لئے جرمنوں نے بہت زور مارا مگر کامیاب نہ ہو سکے اگر یہ رستہ کٹ جاتا۔ تو ہوائی فوج کو رسد پہنچانا مشکل ہو جاتا۔ موزیل کے محاذ پر کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ مشرقی بازو پر اتحادی فوج برابر بڑھ رہی ہے۔ ساتویں امریکن فوج کے ٹینک بلیفورٹ کی طرف سات میل اور بڑھ گئے ہیں۔ دوسری برطانی فوج کے دستوں نے دریائے واش کو کئی جگہ سے پار کر لیا۔ اس دریا کے شمالی کنارے پر دشمن کا قبضہ ہے اسی کی توپیں شدید گولہ باری کرتی رہیں۔ مگر ہماری فوج نے گولوں کی بوچھاڑ میں دریا پار کر لیا۔ کیلے پر بھی اتحادی فوج برابر بڑھ رہی ہے۔ اس نے کئی دفاعی چوکیوں پر یا تو قبضہ کر لیا ہے یا انہیں گھیر لیا ہے۔

لنڈن ۲۶ ستمبر۔ وسطی اٹلی میں پانچویں فوج میرڈونیا سے ۲۵ میل ہے۔ فلورنس سے بڑھنے والی فوج نے دو اور شہروں اور بعض اہم ٹیلوں پر قبضہ کر لیا۔ آٹھویں فوج نے رمینی کے شمال میں چھ میل پیش قدمی کی ہے۔

لنڈن ۲۶ ستمبر۔ برطانی طیاروں نے جرمنی کے شہر ہیم پر خوفناک حملہ کیا۔ جرمنوں نے کل پھر کچھ اڑن بم جنوبی انگلستان پر پھینکے۔

لنڈن ۲۶ ستمبر۔ ہنگرین گورنمنٹ نے جنگ کے خطرات کے پیش نظر ملک میں امن قائم رکھنے کے لئے پولیس کی مدد کے لئے ایک ہوم گارڈ قائم کی ہے۔

لنڈن ۲۶ ستمبر۔ آج مسٹر چرچل جب پارلیمنٹ میں آئے تو ان کا پرجوش خیر مقدم کیا گیا۔

لنڈن ۲۶ ستمبر۔ روسیوں نے اسٹونیا کی ایک اور بندرگاہ ہاپسالو پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہاں اپنی فوجوں کو نکالنے کے لئے جرمنوں نے بہت سے جہاز جمع کر رکھے تھے۔ جن میں سے کچھ تو بھاگ گئے اور بعض کو روسی بیڑے نے غرق کر دیا۔

محافظ شباب گولیاں رجسٹرڈ۔ یہ گولیاں نہایت ہی مقوی دل و دماغ ہیں۔ ایک روپیہ کی چار گولیاں
طبیہ عجائب گھر قادیان